حاجی پر عید کی قربانی واجب ہے یا نہیں؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: FAM-382 تاریخ: 10-05-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ میں اور میری زوجہ پاکستان سے حج کے لیے جارہے ہیں، ہمیں یہ معلوم کرنا ہے کہ کیا ہمیں پاکستان میں عید کی قربانی کرنا ہو گی؟ یا عید کی قربانی ہم سے معاف ہو جائے گی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

حج اور عید الاضحیٰ کی قربانی دو الگ الگ عبادتیں ہیں، دونوں کے اپنے احکام اور شرائط ہیں۔ عید کی قربانی مقیم صاحبِ نصاب بالغ شخص پر واجب ہوتی ہے، مسافر اور ایسے شخص پر جو صاحبِ نصاب نہ ہو، عید کی قربانی واجب نہیں ہوتی، لہٰذا صورتِ مسئولہ میں اگر آپ اور آپ کی زوجہ قربانی کے ایام (10، 11، 12 ذوالحجۃ الحرام) میں مسافر ہوں، تو قربانی کی شرائط پوری نہ ہونے کے سبب آپ لوگوں پر عید کی قربانی لازم نہیں ہو گی، اور اگر آپ لوگ قربانی کے ایام میں مسافر نہ ہوں، بلکہ مقیم ہوں اور ساتھ ہی آپ دونوں یا کوئی ایک صاحبِ نصاب بھی ہو، تو دیگر شرائط کے ساتھ جو بھی صاحب نصاب ہو، اس پر عید کی قربانی لازم ہو گی۔

واضح رہے کہ اگر کوئی شخص حجِ قِران یا تمتع کر رہا ہو، تو اس پر قربانی واجب ہونے کی صورت میں عید کی واجب قربانی کے علاوہ، حج کی قربانی بھی الگ سے واجب ہو گی، جو اُسے حدودِ حرم میں کرنا ہو گی، البتہ عید کی قربانی حاجی کو مکہ مکرمہ میں ہی کرنا ضروری نہیں، بلکہ یہ قربانی وہ اپنے وطن میں بھی کروا سکتا

ہے، مگر اِس میں یہ خیال رکھنا ہوگا کہ دونوں جگہ قربانی کے ایام موجود ہوں یعنی مکہ مکرمہ میں بھی جہاں خود حاجی موجود ہے اور جس جگہ حاجی کی قربانی ہونی ہے، وہاں بھی قربانی کے ایام ہوں۔

حاجی کو کیسے یہ معلوم ہو کہ وہ ایام قربانی میں مسافر ہے یا مقیم؟ تو اس کے متعلق اصول یہ ہے کہ اگر حاجی منیٰ جانے سے پہلے مکہ مکرمہ میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ کے لیے ٹھہرا ہو، یا اگر منیٰ جانے سے پہلے مکہ مکرمہ میں پندرہ دن کے لیے قیام نہ کیا ہو، مگر 12 ذوالحجہ کی رمی کے بعد غروب آفتاب سے پہلے پہلے وہ مقیم ہو جائے، اس طرح کہ غروب آفتاب سے پہلے پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت سے وہ عزیزیہ یا مکہ مکرمہ آ جائے، تو ان دونوں صورتوں میں حاجی ایام قربانی میں مقیم کہلائے گا، قربانی کی شرائط پائے جانے کی صورت میں اُس پر عید کی قربانی واجب ہو گی، لیکن اگر حاجی نے نہ تو منیٰ جانے سے پہلے مکہ مکرمہ میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ قیام کیا ہو اور نہ ہی وہ 12 ذوالحجہ کی غروب آفتاب سے پہلے پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت سے عزیزیہ یا مکہ مکرمہ آئے، تو ایسی صورت میں حاجی ایامِ قربانی میں مقیم نہیں کہلائے گا، بلکہ مسافر ہو گا اور اُس پر عید کی قربانی واجب نہیں ہو گی، ہاں اگر نفلی قربانی کرنا چاہے تو کر سکتا ہے، اِس پر اُسے ثواب حاصل ہو گا۔

قارن اور متمتع پر حج کی قربانی شکرانہ کے طور پر واجب ہے، چنانچہ لباب المناسک اور اس کی شرح میں ہے: "(یجب) أی اجماعا (علی القارن والمتمتع هدی شکرا لما وفقه اللہ تبارک و تعالی للجمع بین النسکین فی اشهر الحج بسفر واحد)" ترجمہ: قارن اور متمتع پر قربانی اجماعاً واجب ہے، اس شکرانہ میں کہ اللہ تعالیٰ نے اسے ایک ہی سفر میں اشہرحج کے اندر دونوں عبادتوں کو جمع کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

(لباب المناسک مع شرحہ، فصل فی هدی القارن والمتمتع، صفحہ 368، مطبوعہ مکۃ المکرمہ)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی بہار شریعت میں فرماتے ہیں: "یہ (حج کی) قربانی وہ نہیں جو بقر عید میں ہوا کرتی ہے کہ وہ تو مسافر پر اصلاً نہیں اور مقیم مالدار پر واجب ہے اگرچہ حج میں ہو، بلکہ یہ (قربانی) حج کا شکرانہ ہے۔ قارِن اور متمتع پر واجب اگرچہ فقیر ہو اور مُفرِد کے لیے مستحب

اگرچہ غنی ہو۔" (بہارشریعت، جلد1، حصہ6، صفحہ1140، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

مُسافر حاجی پر بقرہ عید کی قربانی واجب نہیں، چنانچہ تنویر الابصار مع در مختار میں ہے:"(تجب) التضحیة (علی حر مسلم مقیم موسر عن نفسه) فلا تجب علی حاج مسافر" ترجمہ: ہر آزاد مسلمان مقیم صاحبِ نصاب شخص پر اپنی طرف سے قربانی کرنا واجب ہے، لہذا مسافر حاجی پر قربانی واجب نہیں۔

(تنویر الابصار مع در مختار، جلد9، صفحہ524-523، دار المعرفہ، بیروت)

بہارِ شریعت میں ہے:"مسافر پر اگرچہ (قربانی) واجب نہیں مگر نفل کے طور پر کرے تو کر سکتا ہے، ثواب پائے گا۔ حج کرنے والے جو مسافر ہوں اُن پر قربانی واجب نہیں اور مقیم ہوں تو واجب ہے۔"

(بہارشریعت، جلد3، حصہ15، صفحہ332، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

فتاوی حج و عمرہ میں ایک سوال کے جواب میں ہے:"سوال میں مذکور شخص اور اس کی والدہ کو چاہیے کہ وہ اپنی حالت پر غور کرلیں کہ آیا انہوں نے حج قران یا حج تمتع کیا ہے، اگر کیا ہے تو اُن پر دم شکر دینا لازم ہے۔۔۔ اس کے علاوہ یہ دونوں اس بات پر بھی توجہ کریں کہ آیا ان میں بقر عید میں کی جانے والی قربانی کی شرائط ایام قربانی میں پائی جا رہی ہیں یا نہیں؟ اگر پائی جا رہی ہیں تو ان پر یہ قربانی کرنا بھی واجب ہے، اگرچہ وہ اپنے اہل خانہ کے ذریعے یہ قربانی اپنی جانب سے کروالیں، جبکہ اور کوئی مانع شرعی نہ ہو۔"

"صاحبِ نصاب کہ جس میں قربانی کی دیگر شرائط پائی جائیں وہ عید الاضحیٰ کی قربانی مکہ مکرمہ میں بھی کر سکتا ہے اور اپنے وطن میں بھی کروا سکتا ہے، لیکن دم شکر ہو یا دم جبر اس کے جانور کا سرزمین حرم پر ذبح ہونا لازم ہے۔" (فتاوی حج وعمرہ، حصہ13، صفحہ67، جمعیت اشاعت اہلسنت، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

01 ذی القعدۃ الحرام 1445ھ/10 مئی 2024ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے